واقعات ملتے ہیں جو قیامت تک یہ گواہی دیتے رہیں گے کہ ہمارے اسلافؒ میں جذبہ ایثار و قربانی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

کفار قریش نے دیکھا کہ اصحاب رسول ﷺ اموال و اولاد کے ساتھ یثرب (مدینہ منورہ) روانہ ہو رہے ہیں، تو ان کے کلیجے منہ کو آئے۔ انہیں خطرہ لاحق ہو رہا تھا کہ یہ لوگ اوس اور خزرج سے مل کر اسلامی مملکت کی بنیاد ڈالیں گے، اور ان کی شوکت بڑھتی جائے گی، جو قریش کے لیے خطرناک ہوگا۔ چنانچہ سرداران قریش نے دار الندوۃ (پارلیمنٹ ہاؤس) میں اجلاس منعقد کیا۔ جمعرات 26 صفر 14 نبوت بمطابق 12 ستمبر 622ء کو سرداران قریش دار الندوہ میں جمع ہو گئے۔ ابلیس بھی ایک بزرگ کا روپ دھار کر پہنچا، اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا: میں نجدی ہوں، آپ لوگوں کی میٹنگ کی خبر ملی تو اپنے تجربات سے باخبر کرنے آیا ہوں۔ سرداران نے خوشی سے اس کا استقبال کیا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کا برملا اظہار کیا۔ نجدی بوڑھے (شیطان) نے ہر ایک پر اعتراض کرتے ہوئے نا قابل عمل قرار دیا۔ آخر میں ابوجہل ملعون نے کہا کہ ہر قبیلے سے ایک ایک نوجوان کو تیز دھاری تلوار دی جائے، یہ تمام یک لخت وار کر کے محمد (ﷺ) کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں، تا کہ دعوت و تبلیغ کا سلسلہ بند ہو اور لوگ چین سے زندگی گزار سکیں۔ قتل میں تمام قبائل کی شرکت کا فائدہ یہ ہوگا کہ عبد مناف بدلہ نہ لے سکیں گے، اس طرح یہ خون تمام قبائل قریش میں تقسیم ہونے کی وجہ سے دیت کی ادائیگی میں سہولت ہوگی۔ نجدی بوڑھے نے اس رائے پر خوب داد دی اور اسی قرارداد کی منظوری پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

﴿ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين ۞﴾ اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کی تدبیریں خاک میں ملا دیں۔ قرارداد کے مطابق 12 بدبخت مجرمین نے آدھی رات کو یہ کام انجام دینا تھا، اس سے پہلے رحمت عالم (ﷺ) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لے کر یثرب کی طرف محو سفر ہو جاتے ہیں۔ دشمنوں کو دھوکے میں رکھنے کے لیے چچازاد بھائی علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلا کر ﴿وجعلنا من بين أيديهم سدا ومن خلفهم سدا فأغشيناهم فهم لا يبصرون ۞﴾ (یٰسین: ۹) تلاوت فرماتے اور کافر دہشت گردوں کے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے گھر سے آرام کے ساتھ نکلتے ہیں۔

صحابی رسول علی رضی اللہ عنہ بلا چوں و چرا رحمت عالم ﷺ پر جان قربان کرنے کے لیے آپ ﷺ کے بستر مبارک پر سو جاتے ہیں، پتہ نہیں تھا کہ کب ظالموں کے ہاتھ علی رضی اللہ عنہ کی گردن دبوچ لیں گے اور خون کے پیاسے ان کے جسم کو چھلنی کر دیں گے۔ یوں علی رضی اللہ عنہ نے نوعمری میں ایسی عظیم قربانی دی جس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ جسم و جان کی قربانی جذبہ ایثار کی سب سے عظیم مثال ہے۔ (زاد المعاد ۴/ ۴۵-۴۸، مختصر سیرة الرسول ص: ۱۶۳-۱۶۵، الرحیق المختوم ص: ۱۵۸-۱۶۵)

*****

فرہنگ "حمد باری تعالیٰ"

بدلیاں: بادل کے ٹکڑے۔ نوعروساں: تازہ کلیاں۔ اٹکھیلیاں: ناز و شوخی۔ کروبیاں: فرشتے۔ پرنیاں: پھولدار ریشمی کپڑا۔

حاضر عالم اسلامی:1

افغانستان

عبدالرحیم روزی

افغانستان کے قدیم نام: افغانستان قدیم زمانے میں ''اریانا'' سے موسوم تھا، جس کا مطلب ہے'' سردار، آقا، شرفاء ومعززین''۔ یا'' آریہ'' قوم کی طرف منسوب ہے، جومغربی ترکستان سے ترک وطن کر کے یہاں آباد ہوئی۔ ممکن ہے کہ آریاؤں نے یہی نام رکھا ہو اور اس کا معنی سردار وغیرہ ہو۔ تاریخ میں پہلی بار اس ملک پر ''**افغانستان**'' کا نام احمد شاہ ابدالیؒ (۱۱۶۰۔۱۱۸۷ھ) کے ابتدائی سال (۱۱۶۰ھ = ۱۷۴۷ء) میں پڑا۔ کہا جاتا ہے کہ ہندو مذہب پہلے یہاں ظاہر ہوا، پھر ہندوستان منتقل ہوا۔

اسلامی ادوار میں ملک کے شمالی علاقے سمیت قرب وجوار کو ''خراسان'' کہا جاتا تھا۔ جس کے معنی ہیں: ''سرزمین آفتاب''

آج کل خراسان تین ممالک میں منقسم ہے: (۱) **افغانستان** جس میں طالقان، بلخ، نساء، ھرات، انیورد، سرخس وغیرہ شامل ہے۔ (۲) **ایران** جس میں نیشاپور شامل ہے اور (۳) **ترکمانستان** جس کے خراسانی مشہور شہروں میں مرو اور عشق آباد یا اشک آباد شامل ہے۔ **مرو** اس وقت خراسان کا پایہ تخت ہوا کرتا تھا۔

اہم شہریں اور دریا: اس کے اہم شہروں میں بدخشان، بجستان کے بعض علاقے (قندھار زرنگ وغیرہ) ھراۃ، بغلان، مزارشریف (بلخ)، غزنہ اور کابل وغیرہ ہیں۔ یہاں کے اہم دریا ہلمند، مرغاب، ہری رود، دریائے کابل اور نہر جیحون (دریائے آمو) ہیں۔ مؤخرالذکر دریا افغانستان کو مغربی ترکستان سے الگ کرتا ہے اور بحر آرال میں گرتا ہے۔ عرب یہاں پہنچے تو اس دریا سے آگے کے ممالک ماوراء النہر کے علاقے قرار دیے گئے۔

محل وقوع: ملک افغانستان وسطی ایشیا کے سنگم (قلب) میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں روس سے آزاد ہونے والے مغربی ترکستان کی اسلامی جمہوریات ازبکستان، تاجکستان اور ترکمانستان واقع ہیں۔ اقصائے شمال مشرق میں مشرقی ترکستان (سنکیانگ) کا کچھ حصہ، شرق اور جنوب میں پاکستان اور جموں وکشمیر اور غرب میں ایران واقع ہے۔

افغانستان پہاڑوں کی سرزمین ہے، اس کے شرق میں کوہ پامیر واقع ہے۔ جو دنیا کے دشوار ترین سلسلہ ہائے کوہ میں سے ہے، جسے'' دنیا کی چھت'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ سلسہ ہائے کوہ افغانستان، پاکستان اور چین میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہی سے کوہِ ہندوکش جدا ہوتا ہے جو جنوب اور غرب کی طرف پنکھے کی شکل میں تین چوتھائی ملک پر محیط ہے۔ کوہِ سلیمان بھی یہیں واقع ہے جو پاکستان اور افغانستان کے درمیان حد فاصل ہے اور درۂ خیبر اسی سلسلے میں واقع ہے۔